بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

ای جہان منتظر خوش باش کامد لستان	رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸	آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

سلسلۃ الجدید جلد ۲ — نمبر ۶

۱۴ ذی الحجہ سنہ ۱۳۲۳ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ مطابق ۔ ۹ ۔ فروری سنہ ۱۹۰۶ء ۔ جمعۃ المبارک

سلسلۃ القدیم جلد ۵ — نمبر ۶

سرچہ گویم باتو گر آئی چہا در قادیان بینی	ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ	دوا بینی ۔ شفا بینی غرض دارالامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ عـ۲۰ـہ

معاونین درجہ اوّل جنکو دو روپیہ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے } صـہ

معاونین درجہ دوم ۔ جن کو عـہ پر اخبار جاری کرانے کا حق حاصل ہے } للعـہ

معاونین درجہ سوم سے ۔ عام قیمت پیشگی عـ۳ ۱۲/

عام قیمت بعد سے ۔ فی پرچہ ۲/ ۔ جو صاحب ریخ اجراء سے ایکماہ کے اندر اندر قیمت اخبار ادا نہ فرماوینگے ان سے بحساب مابعد لیجاویگی نمونہ کے پرچہ کیواسطے ٹکٹ آنا چاہیئے خط و کتابت کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے ۔ بعد میں نہیں ملسکیگا رسیدات اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دی جاوے گی روپیہ ارسال کرنیکے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے ۔ مینجر ۔ لوکل عـہ ۔ افریقہ صـہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا ۔ مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم ۔ ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست ۔ بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام ۔ دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن ۔ جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام ۔ ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست ۔ زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود ۔ آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال ۔ وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست ۔ ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد ۔ ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت عزت است ۔ منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست ۔ منکر آں مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین ۔ آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست ۔ ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یک سر مو دوری از آں عالیجناب ۔ نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے ۔ شرک سے مجتنب رہیگا ۔ دوم ۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کی ادا کرتا رہیگا بحد الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم ۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہرحالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائے گا ۔ ششم ۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہواو ہوس سے باز آجائے گا ۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر کرے گا ۔ اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا ۔ ہشتم ۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا ۔ نہم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا ۔ دہم ۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا ۔ اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلےٰ درجہ کا ہوگا ۔ کہ
اس کی نظیر دنیوی رشتوں
اور تعلقوں اور تمام
خادمانہ حالتوں میں پائی
نہ جاتی ہو

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت کرتے ہیں ۔ ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ و اشھد ان محمدًا عبدہ و رسولہ ۔ سہ بار ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللّٰہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۔ سہ بار ۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔ پھر اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں ۔

بدر مسیح

مورخہ ۱۴ ذی الحجہ مطابق ۹۔ فروری ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

یکم فروری ۱۹۰۶ء۔ ۱۔ تتبعها الرادفة

ترجمہ۔ اس کے پیچھے آئے گی۔ پیچھے آنے والی۔ یعنی ایک زلزلہ آیا۔ اس کے بعد ایک اور آنے والا ہے۔

۲۔ پھر بہار آئی۔ خدا کی بات پھر پوری ہوئی۔

۳۔ واما ما ينفع الناس فيمكث في الارض۔

ترجمہ۔ اور جو چیز لوگوں کو نفع دینے والی ہے۔ وہی زمین میں ٹھہرے گی۔ یعنی جو انسان خلقت کو فائدہ پہنچانے والے ہیں ان کو زندگی عطا کی جاوے گی۔

۳۔ فروری ۱۹۰۶ء۔ رات کے ۲ بجے کے قریب جب کہ بادل نہایت زور سے گرج رہا تھا۔ الہام ہوا۔

"اٹھو نمازیں پڑھیں اور قیامت کا نمونہ دیکھیں"

فرمایا۔ اس وقت ہمارا شغل یہی ہوگا۔ کہ نمازیں پڑھیں اور خدا کی عبرت کا نظارہ دیکھیں۔

۸۔ فروری ۱۹۰۶ء۔ تازہ الہام۔ زمین کہتی ہے۔ یا نبی الله لنت لا اعرفك

ترجمہ۔ اے اللہ کے نبی میں تجھے نہیں پہچانتی تھی۔

يخرج همه وغمه دوحة اسمعيل فاخفها حتى يبدو

ترجمہ۔ اس کا ہم و غم باہر نکال دیگا۔ اسماعیل کے درخت کو پس اس کو پوشیدہ رکھ یہاں تک کہ وہ ظاہر ہو جاوے

ایک دوست نے حضرت کی خدمت میں عرض کیا۔ کہ حضور کو الہام ہوا۔ کہ ۲۵۔ فروری کے بعد جانا ہوگا۔ تو کیا اب ہم شہر کے باہر کوئی مکان لے لیں۔ فرمایا اس کا مطلب ہم ابھی نہیں کہہ سکتے۔ کہ کیا ہے۔ اور نہ ہم ابھی باہر جانے کے واسطے کوئی مشورہ دیتے ہیں۔ علاوہ ازیں ایسے خوفناک وقت میں بچ رہنا محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم پر منحصر ہے۔ صرف اندر رہنا یا باہر جانا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں رکھتا۔ یہ تو ظاہری اسباب ہیں۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ سچے دل کے ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف جھکنا چاہیئے۔ اپنے گناہوں کی معافی مانگنی چاہیے۔ استغفار بہت کرنا چاہیے۔ اور اپنی حالت میں ایک تبدیلی کرنی چاہیے۔ سوا اس کے کوئی ... پہلے کی نسبت ... کے متعلق متواتر الہامات ہو چکے ہیں بعد خوابیں آگئی ہیں اور بھی بہت لوگوں نے ویسے خواب دیکھے ہیں۔

قادیان اسکول ٹیم

ٹورنامنٹ میں شامل ہونے کے واسطے مدرسہ تعلیم الاسلام کے طلباء کی ٹیم اس دفعہ بٹالہ گئی۔ یہ پہلی دفعہ ہے۔ کہ اس مدرسہ کے طلباء کھیلوں کے مقابلہ میں شامل ہوئے۔ مگر باوجود اس کے بعض کھیلوں میں دوسروں سے اچھے رہے۔ بعض میں اوروں کے برابر اور بعض میں انعام لیا۔ بالخصوص جو بات قابل ذکر ہے وہ یہ ہے۔ کہ ٹورنامنٹ میں جس قدر استاد اور افسر دوسرے مدارس کے شامل تھے۔ ان سب نے ہمارے مدرسہ کے طلباء کے حسن اخلاق۔ نیکی۔ دینداری کا اعتراف کیا۔ اور خواہش ظاہر کی کہ ان کے طلباء بھی قادیان کے مدرسہ تعلیم الاسلام کے طلباء کا نمونہ اختیار کریں۔ کھیلوں میں جو کامیابی ہوئی۔ یہ شیخ عبد الحق صاحب بی۔ اے۔ ہیڈ ماسٹر مڈل اسکول و ماسٹر عبد الرحیم صاحب سپروائزر آف گیمس کی توجہ اور محنت کا نتیجہ ہے۔ اس کھیل میں مدرسہ تعلیم الاسلام کے مفصلہ ذیل طلباء کو انعام ملا۔

کھیل	انعام	
انعام فٹ بال میچ	۶؍	قادیان کی فٹ بال ٹیم کو ملا
رسہ کشی	۴؍	" کی ٹیم کو ملا
ہائی جمپ	۱؍	محمد رفیع خان طالب العلم سوم مڈل
گولہ پھینکنا	۱؍	غلام حسین طالب العلم فورتھ ہائی
کوارٹر سائل ریس	۱؍	محمد رفیع خان
سوگز دوڑ	۱؍	عبد العزیز
بیسٹ کرکٹ فیلڈنگ	۱۲؍	منظور علی
بیسٹ فٹ بال فیلڈنگ	۲؍	محمد رفیع خان
کپتان کرکٹ	۱؍	محمد شفیع

جناب زاہد حسین صاحب رئیس بٹالہ نے ۵؍ روپیہ انعام دیا جس کے واسطے ان کا شکریہ ہے۔

یوم عید

قادیان میں عید الضحیٰ پیر کے دن ۵۔ فروری ۱۹۰۶ء کو ہوئی لاہور۔ امرتسر اور دیگر مختلف مقامات سے بہت سے دوست تشریف لائے۔ مسجد اقصیٰ میں عید کی نماز ادا کی گئی۔ اور نماز ظہر اور عصر بھی جمع ہو کر مسجد اقصیٰ میں پڑھی گئی۔ ہر سہ نمازوں میں حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام مسیح موعود مسجد اقصیٰ میں تشریف لے گئے تھے۔ حضرت مولوی نور الدین صاحب عید کی نماز پڑھائی اور دو خطبے پڑھے۔ ایک عید کا خطبہ اور دوسرا نماز ظہر و عصر خطبہ نکاح برادر عزیز محمد اسحاق صاحب بن حضرت میر ناصر نواب صاحب۔ خطبہ اول میں حضرت مولوی صاحب نے عید کے اجتماع کی فلسفی بیان فرمائی۔ اور خطبہ نکاح میں مختصر پُر جوش الفاظ میں وعدوں کے اثر اور عادات کی ضرورت کی طرف اشارہ فرمایا۔

لاہور سے شیخ رحمت اللہ صاحب۔ بابو غلام محمد صاحب۔ صوفی محمد علیم صاحب۔ چودہری فتح محمد صاحب۔ چودہری ضیاء الدین صاحب۔ مسٹر تیمور۔ میاں معراج الدین صاحب۔ حافظ محمد اسحاق صاحب۔ میاں عبد المجید صاحب۔ و دیگر بہت سے دوست تشریف لائے تھے۔ امرتسر سے ڈاکٹر عباد اللہ صاحب مولوی فضل حق صاحب۔ ماسٹر مولا بخش صاحب۔ صوفی صاحب وغیرہ احباب۔ ایسا ہی اور مقامات سے بہت سے دوست تشریف لائے تھے۔ جن میں سے بعض اسی دن بعض دوسرے دن واپس چلے گئے۔ ہر دو تقریریں انشاء اللہ تعالیٰ اخبار میں شائع ہوں گی۔

زار روس اور مسلمان

بظاہر معلوم ہوتا ہے۔ کہ زار روس نے اب جان لیا۔ کہ ان کی حکومت میں جس قدر رعایا ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ وفادار مسلمان ہیں کیونکہ سختی و مصیبت کے وقت (جیسا کہ مسلمانوں کی عام خصلت ہے کہ جہاں رہتے ہیں اور جس سلطنت کے زیر سایہ حکومت رہتے ہیں۔) یہی مسلمان زار کے مددگار اور پشت و پناہ رہے۔ الوانے روس کے اسلامی اخبار ترجمان سے نقل کرکے لکھا ہے۔ کہ گورنمنٹ روس کا قصد ہے۔ کہ ایک خالص اسلامی کالج شہر ولاڈیقفقاز واقع صوبہ کوہ قاف میں قائم کرے۔ اس اسلامی کالج میں روس کے وہ مسلمان طلبا تعلیم پائیں گے۔ جو ایف اے اور بی۔ اے پاس کر چکے ہیں۔ اس میں عربی علوم اور تمام اسلامی فنون کی تعلیم دیجاویگی اور علوم جدیدہ کی تعلیم روسی زبان میں ہو گی۔ (البیان)

شراب خانہ خراب۔ یورپ میں بلجیم کی آبادی ۶ ملین سے زائد نہیں ہے۔ لیکن ایک لاکھ ۹۰ ہزار شراب خانے ملک میں موجود ہیں یعنی ہر ۳۰ شخصوں کے لئے جن میں عورتیں اور لڑکے بھی شامل ہیں ایک ایک شراب خانہ بھی ہے۔ گذشتہ نصف صدی میں بلجیم کی آبادی میں فی صدی ۵۰ کی ترقی ہوئی لیکن شراب خانے فی صدی ۵۸۰ زیادہ ہوئے اہل بلجیم سال میں ۵۵ گیلن شراب پیتے ہیں اور مجموعی مقدار میں دو کروڑ ۴۰ لاکھ ۴۰ ہزار اشرفی شراب میں خرچ کرتے ہیں۔ یعنی روزانہ ۵ ہزار ۶ سو اشرفی کی شراب خرچ ہوتی ہے۔ فی کس ۱۲ اشرفی خاندان ۵۰ اشرفی سالانہ کا حساب بالاوسط ہے۔ اس شراب خوری و اسراف کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ تعداد جرائم بہت بڑھی ہوئی ہے۔ مجرموں میں فیصدی ۸۰ خودکشی کرتے ہیں۔ ۴۰ قید خانے میں رہتے ہیں۔ ۱۰ فقر و فاقہ میں بسر کرتے ہیں اور ۵۰ فیصدی مجنون اور پاگل ہیں۔ حقیقت میں اسلام نے شراب کو حرام کرکے نوع انسان پر غیر معمولی احسان کیا ہے۔ (البیان)

جان و دلم فدائے جمال محمد است ٭ خاکم نثار کوچہ آل محمد است
دیدم بعین قلب و شنیدم بگوش ہوش ٭ در ہر مکان ندائے جلال محمد است
این چشمہ رواں کہ بخلق خدا دہم ٭ یک قطرہ ز بحر کمال محمد است
این آتشم ز آتش مہر محمدیست ٭ ایں آب من ز آب زلال محمد است

احمدی اور غیر احمدی مین کیا فرق ہے

تقریر حضرت مسیح موعود ۲۷ دسمبر ۱۹۰۵ء

گذشتہ اشاعت سے آگے

زمانہ گذر جاتا ہے۔ لیکن بات یاد رہتی ہے۔ اس مقدمہ مین لا مقدمہ واقعات جن کا ذکر گذشتہ اشاعت مین ہو چکا ہے ہم نے اللہ تعالےٰ کے پہلو کو اختیار کیا۔ تو خدا نے ہماری رعایت رکھی خدا تعالےٰ نے جھوٹھ کی رعایت نہین رکھتا۔ جھوٹھ جیسی کوئی منحوس شے نہین سچ والی ہر بات مین فتح ہوتی ہے۔ ہم پر سات مقدمات بنائے گئے سب مین خدا نے ہم کو فتح دی۔ بعض لوگ کہتے ہین کہ فلان شخص اپنے مقدمہ مین سچا تھا۔ لیکن پھر بھی اس نے سزا پائی اصل بات یہ ہے۔ کہ جو لوگ اس طرح سزا پاتے ہین۔ وہ درحقیقت کسی اور جھوٹھ کی سزا پاتے ہین۔ خدا تعالیٰ کے ہان ایک سلسلہ حساب ہوتا ہے۔ بٹالہ مین مولوی گل علیشاہ صاحب تھے۔ وہ شیر سنگھ کے لڑکے کے استاد تھے۔ اور شیر سنگھ ایک جابر اور ظالم حاکم مشہور تھا ایک دفعہ شیر سنگھ نے ایک باورچی کو کسی ادنیٰ قصور مثلاً ہنڈی مین نمک کی زیادتی پر سخت سزا دی۔ مولوی صاحب سادہ مزاج آدمی تھے۔ اور شیر سنگھ ان کی عزت کرتا تھا اور خاطر داری سے پیش آتا تھا۔ اس واسطے وہ بے تکلف اس کے ساتھ بات کر لیا کرتے تھے۔ سو اس موقعہ پر بھی مولوی صاحب نے شیر سنگھ کو کہا۔ کہ آپ نے تھوڑی سے قصور پر سخت سزا دی ہے۔ اس نے جواب دیا۔ کہ آپ نہین جانتے۔ اس شخص نے بہت سا بکرا چوری کھایا ہے۔ ایسا ہی انسان گناہ کسی اور موقعہ پر کرتا ہے۔ اور پکڑا کسی اور موقعہ پر جاتا ہے۔ انسان کے واسطے شامت اعمال کا ذخیرہ رکھا ہوا ہوتا ہے وہی اس کے پیش آ جاتا ہے۔ جو شخص سچائی کو کسی طرح اختیار کرتا ہے۔ اور خدا کے لئے ہو جاتا ہے۔ خدا اس کی محافظت کرتا ہے۔ خدا جیسا کوئی قلعہ نہین۔ لیکن ادھوری بات فائدہ نہین دیتی۔ پیاسے آدمی کو اگر ایک دو قطرے پانی کے دیدئے جائین۔ یا سخت بھوکے کو روٹی کے ایک دو ٹکڑے کھلا دئے جاوین تو وہ اس کے ساتھ بچ نہین سکتا۔ ناقص اعمال خدا کو خوش نہین کر سکتے۔ یہ دنیا کے دھوکے ہین۔ راستباز مرسل ایسا نہین کرتے۔ بلکہ وہ کمال حاصل کرتے ہین سہ

کسب کمال کن کہ عزیز جہاں شوی

کس بے کمال ہیچ نیرزد عزیز من

ایک دوائی کے جاننے سے کوئی حکیم نہین بن سکتا۔ اور ایک سلائی کر لینے سے کوئی درزی نہین کہلا سکتا۔ لوگ خود کمزوری دکھلاتے ہین اور پھر خدا کو طعنے دیتے ہین۔ اور تھوڑی نیکی کو جتلانا گستاخی مین داخل ہے۔ مخلصین لہ الدین بننا چاہئے۔ دنیا دار توخیرات بھی کرتا ہے۔ تو لوگون کی آفرین چاہتا ہے۔ اگر یہ نہ ہو۔ تو بہت لوگ

تھوڑے دنون مین ولی بن جاتے۔ جو شخص خدا کا ہوتا ہے۔ خدا اس کا ہوتا ہے۔ مگر جو شخص اپنے ناقص اعمال کے ساتھ خدا کو دھوکا دینا چاہتا ہے۔ وہ خود دھوکے مین ہے۔ دنیا مین ایک عقلمند انسان کسی کے دھوکے مین نہین آتا۔ تو خدا تعالیٰ کس طرح کسی کے دھوکا مین آ سکتا ہے۔ مگر ایسے افعال بد کی جڑ دنیا کی محبت ہے۔ اور سب سے بڑا گناہ جو اس وقت مسلمانون کے درمیان پھیلا ہوا ہے وہ یہی دنیا کی محبت ہے۔ سوتے۔ جاگتے۔ اٹھتے بیٹھتے۔ ہر وقت لوگون کو دنیا کا غم لگا ہوا ہے۔ اگر اس قدر غم کسی کو دین کے واسطے ہوتا تو بیڑا پار ہو جاتا۔ ملازم لوگ اپنی نوکری مین چست رہتے ہین۔ لیکن جب نماز کا وقت آتا ہے۔ تو فکر مین پڑ جاتے ہین۔ خدا کی عظمت کو دل مین قائم رکھنا چاہیئے۔ اکثر لوگ ہتھیلی پر سرسون جمانا چاہتے ہین۔ دین کے کام مین برسون صبر کرنے سے کام بنتا ہے۔ صرف پھونک مار دینے سے کام نہین بن سکتا۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے کیا یہ لوگ چاہتے ہین۔ کہ مین اتنے پر ہی راضی ہو جاؤن گا۔ کہ وہ مونھ سے کہ دیوین۔ کہ ہم ایمان لائے۔ اور ان کی آزمائش نہ کی جاوے۔ اگر یہ سنت ہوتی۔ کہ پھونک مارنے سے سب ولی ہو جاوین۔ تو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے اور اپنے اصحاب کو امتحان مین ڈلوا کر ان کے سر نہ کٹوا دیتے۔ وہ بے وقوف ہے۔ جو خیال کرتا ہے۔ کہ معرفت الٰہی کا حاصل کرنا حلوائے بے دود ہے۔ ہر ایک نعمت محنت اور مشقت کو چاہتی ہے۔ ہندؤن ہی کو دیکھو کس قدر فقر فاقہ کے ساتھ جوگی لوگ از حد محنت برداشت کرتے ہین۔ عیسائیون مین بھی رہبانیت ہوتی ہے۔ اسلام مین خدا تعالےٰ نے یہ باتین نہین رکھیں۔ اور ایسا زور نہین دیا۔ تاہم یہ حکم ہے۔ کہ قد افلح من ذکٰھا۔ نجات وہی پا سکتا ہے۔ جو اپنے نفس کا تزکیہ کرے۔ بدعت فسق و فجور چوری جھوٹھ سب باتین چھوڑ کر خدا کے واسطے الگ ہو جاوے۔ جس نے دین کو مقدم کیا۔ وہ خدا کے ساتھ مل گیا۔ نفس کو خاک کے ساتھ ملا دینا چاہیئے۔ خدا کو ہر بات مین مقدم کرنا چاہیئے۔ یہی دین کا خلاصہ ہے۔ جتنے برے طریق ہین۔ ان سب کو ترک کر دینا چاہیئے۔ تب خدا ملتا ہے۔ دنیا مین دراصل کوئی شے بری نہین۔ لیکن ہر ایک شے بد استعمالی سے بری ہو جاتی ہے۔ ورنہ ریا بھی برا نہین اگر خدا کے لئے کوئی ریا کرتا ہے۔ تو وہ بھی ایک نیکی ہے۔ اس کی مثال اس طرح سے ہے۔ کہ جب کوئی آدمی صدقہ دیتا ہے اور لوگون کے سامنے دیتا ہے اور دل مین یہ نیت رکھتا ہے کہ لوگ مجھ سے خوش ہو جاوین۔ تب وہ گناہ ہے۔ لیکن اگر دل مین یہ نیت رکھتا ہے۔ کہ میری خیرات کو دیکھ کر دوسرون کے دل مین بھی نیکی کی تحریک پیدا ہو اور وہ بھی صدقہ دین۔ تو ریا جائز اور موجب ثواب ہے۔ ایسا ہی جو نماز لوگون کے واسطے لوگون کے سامنے پڑھی جاتی

ہے۔ وہ تو ریا مین داخل ہے۔ لیکن جو نماز نیک بندون کی تاثیر صحبت سے فائدہ حاصل کرنے کے واسطے اور حکم خدا اور رسول کے مطابق مسجدون مین وقت مقررہ پر ادا کرنے کے واسطے پڑھی جاتی ہے۔ اس مین ثواب ہوتا ہے۔ پس مسجدون مین بھی نمازین پڑھو۔ اور گھرون مین بھی نمازین پڑھو۔ ایسا ہی اخلاق بھی محل پر برتے جاتے ہین۔ حدیث شریف مین آیا ہے۔ کہ ایک شخص کفار کے مقابلہ مین اکڑ کر نکلا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالےٰ کو کسی کا اکڑ کر چلنا پسند نہین۔ مگر اس وقت اس شخص کا اکڑ کر چلنا پسندیدہ ہے۔ دراصل خدا تعالیٰ نے کوئی شے بری نہین بنائی۔ ہر ایک شے کی بد استعمالی اس کو برا بنا دیتی ہے۔ تم یہ کوشش کرو۔ کہ ہر ایک قوت کا استعمال اس کے محل پر ہو۔ اسلام کی تعلیم ہی ایسی ہے۔ کہ ہر ایک قوت کو محل پر استعمال کرنا سکھلاتی ہے۔ ان لوگون پر افسوس ہے۔ جو صرف میٹھی باتین سنکر فریب کہا جاتے ہین۔ صادق ہر حالت مین دوسرون کے واسطے شیرین ظاہر نہین ہوتا۔ جس طرح کہ ماں ہر وقت بچے کو کھانے کے واسطے شیرینی نہین دے سکتی بلکہ وقت ضرورت کڑوی دوائی بھی دیتی ہے۔ ایسا ہی ایک صادق معلم کا حال ہے یہی تعلیم ہر پہلو پر مبارک تعلیم ہے۔ خدا ایسا ہے۔ کہ سچا خدا ہے۔ ہمارے خدا پر عیسائی بھی ایمان لاتے ہین۔ جو صفات ہم خدا تعالےٰ کے مانتے ہین۔ وہ سب کو ماننے پڑتے ہین۔ پادری فنڈر ایک جگہ اپنی کتاب مین لکھتا ہے۔ کہ اگر کوئی ایسا جزیرہ ہو جہاں عیسائیت کا وعظ نہین پہنچا۔ تو قیامت کے دن ان لوگون سے کیا سوال ہوگا۔ تب خود ہی جواب دیتا ہے۔ کہ ان سے یہ سوال نہ ہوگا۔ کہ تم یسوع پر اور اس کے کفارے پر ایمان لائے تھے یا نہ لائے تھے۔ بلکہ ان سے یہی سوال ہوگا۔ کہ کیا تم اس خدا کو مانتے ہو۔ جو اسلام کے صفات کا خدا واحد لاشریک ہے۔ اسلام کا خدا وہ خدا ہے۔ کہ ہر ایک جنگل مین رہنے والا فطرتاً مجبور ہے کہ اس پر ایمان لائے۔ ہر ایک شخص کا کانشنس اور نور قلب گواہی دیتا ہے۔ کہ وہ اسلامی خدا پر ایمان لائے۔ اس حقیقت اسلام کو اور اصل تعلیم کو جس کی تفصیل کی گئی۔ آجکل کے مسلمان بھول گئے ہین۔ اور اسی بات کو پھر قائم کر دینا ہمارا کام ہے اور یہی ایک عظیم الشان مقصد ہے۔ جس کو لے کر ہم آئے ہین۔ (باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

یہ تو آپ ضرور پڑھیئے

کیا آپ نے اخبار کی قیمت سب ادا کر دی ہے؟ کیا آپ کے نام کچھ بقایا تو نہین؟ کیا آپ نے اخبار کے واسطے کوئی نیا خریدار پیدا کیا ہے۔ کیا آپ اخبار کی بہتری کے واسطے کوئی تجویز پیش کر سکتے ہین؟ ۔

بدر منیر
مورخہ ١۴ ذوی الحجہ مطابق ٩ ۔ فروری سنہ ١٩٠٦ء

درس قرآن شریف

سورہ فتح

(پارہ ٢٦ رکوع ٩)

سلسلہ کے واسطے دیکھو اخبار ۔ مورخہ ٢٦ جنوری سنہ ١٩٠٦ء

ویتم نعمتہ علیک ویھدیک صراطاً مستقیما اور اپنی نعمت تجھ پر پوری کرے ۔ اور تجھے سیدھی راہ دکھاوے یہ فتح اللہ تعالیٰ کی نعمت کو پورا کرتی تھی کیونکہ مکہ میں فتح اور کامیابی کے ساتھ داخل ہونے کے جو وعدے پہلے سے دئے گئے تھے وہ سب خدا تعالےٰ کے فضل سے پورے ہوئے اور مخالفین اور معاندین کا منہ بند ہو گیا اور کامیابی کی راہ خدا نے اپنے بندوں کو دکھائی ۔ اور دشمن کے مقابلہ میں ان کو فتحیاب کیا

وینصرک اللہ نصراً عزیزاً ۔ اور اللہ تعالیٰ تیری مدد کرے گا ۔ ایک غالب آنے والی مدد ۔ جس سے تو دشمنوں پر غالب آئے گا ۔ اور عظیم الشان فتح تجھے حاصل ہوگی ۔

ھو الذی انزل السکینۃ فی قلوب المومنین ۔ وہ خدا جس نے مومنوں کے دلوں میں تسکین نازل فرمائی جنگ کا موقعہ اور نیز صلح حدیبیہ کا موقعہ ایک بڑی گھبراہٹ کا مقام تھا فرمایا ۔ مگر اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے قلوب میں ایک طمانیت اور سکینت نازل کر دی جس سے ان کی تمام گھبراہٹ جاتی رہی لیزدادوا ایماناً مع ایمانھم ۔ تاکہ ان کا ایمان اور بھی ترقی کرے ۔ جب کبھی خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی نشان وارد ہوتا ہے ۔ اور خدا تعالیٰ کی پیشگوئی سچی ہوتی ہے ۔ تو وہ وقت مومنین کے واسطے ایمان میں ایک بہت بڑی ترقی کا موجب ہوتا ہے ۔ اور خدا تعالیٰ کی ہستی اور قوت اور اقتدار کا یقین بہت بڑھ جاتا ہے ۔ وللہ جنود السموات والارض ۔ اور آسمان اور زمین کے سب لشکر اللہ تعالیٰ ہی کے ہیں ۔ جب خدا تعالیٰ کسی کو کامیاب کرنا چاہتا ہے ۔ تو ہر طرف سے اس کے واسطے فتح مندی کے سامان مہیا کر دیتا ہے اور تمام زمین اور آسمان اس کی امداد میں نظر آجاتے ہیں ۔ وکان اللہ علیماً حکیما ۔ اور اللہ تعالیٰ جاننے والا اور حکمت والا ہے ۔ وہ خوب جانتا ہے ۔ کہ وہ کون سے سامان ہیں جو کسی کے واسطے موجب فتح مندی کے ہو سکتے ہیں ۔ لیدخل المومنین والمومنات جنت تجری من تحتھا الانھار خلدین فیھا ویکفر عنھم سیاتھم وکان ذلک عند اللہ فوزاً عظیما ۔ تاکہ مومن مردوں اور عورتوں کو اس باغ میں داخل کر دے ۔ جس کے نیچے نہریں بہتی ہیں ۔ وہ اس میں رہ پڑیں گے ۔ اور تمام بُری باتیں ان سے دور کر دی جائیں گی ۔ اس میں اللہ تعالےٰ کے نزدیک ایک بڑی مراد کا حصول ہے ۔ اس آیت شریف میں مسلمانوں کو ایک اور عظیم الشان فتح کی خوش خبری دی گئی ہے ۔ اور یہ اس ملک کے فتح ہونے کی بشارت ہے جس کو جنت عدن کہتے ہیں ۔ جو دجلہ فرات اور جیحون و سیحون کے پانیوں سے سیراب ہونیوالا ملک ہے ۔

رسید زر

تاریخ	نمبر	نام	رقم
۴ ۔ فروری سنہ ١٩٠٦ء	١۴٥	محمد عبد الرحمان صاحب	سے
۴ ۔ "	"	کرم داد خان صاحب	عہ
۴ ۔ "	"	محمد عظیم صاحب کلرک	عہ ١٢
۴ ۔ "	٢٦	عبد العزیز صاحب	عہ ١٢
۴ ۔ "	"	مرزا رحم علی صاحب	عہ ١٢
۴ ۔ "	"	محمد بن محمد خلیل صاحب	عہ ١٢
۴ ۔ "	"	محمد اکرم بیگ صاحب	عہ ١٢
۴ ۔ "	٢٢۴	فضل الٰہی صاحب	سے
۴ ۔ "	١٧٩	محمد سرفراز خان صاحب	سے
۴ ۔ "	"	کرم الٰہی صاحب	[illegible]
٥ ۔ "	٣۴٥	مولوی محمد احسن صاحب	[illegible]
٥ ۔ "	١٠٦	میاں دولت علی صاحب	عہ ١٢
٥ ۔ "	٢١	مولوی ابو عبد العزیز صاحب	عہ ١٢
٥ ۔ "	١٢٠	بابو عطا محمد صاحب	عہ ٨
٥ ۔ "	٣٢٢	سید صادق حسین صاحب	عہ ١٢
٥ ۔ "	١٢٨	مولوی ابو الحمید صاحب	سے
"	٢٦٧	نواب دین صاحب	عہ ١٢
"	٩٨٩	میاں فضل دین صاحب	عہ ١٢
"	٩٩١	چودہری نتھے خان صاحب	عہ ١٢
"	١٢٣	غوث علی صاحب	عہ ١٢
"	٢١٣	جلال الدین صاحب	عہ ١٢
"	٣١١	محمد حیات صاحب	عہ ١٢
"	٩٩٩	عبد المجید صاحب	عہ ١٢

چوں مرا نورے پئے قوم مسیحی دادہ اند مصلحت را ابن مریم نام من بنہادہ اند
می درخشم چوں قمر تابم چو قرص آفتاب کور چشم آنانکہ در انکارہا افتادہ اند
بشنوید اے طالبان کز غیب بکنند ایں ندا مصلحے باید کہ در ہر جا مفاسد زادہ اند
صادقم وز طرف مولیٰ باشاں ہا آمدم صد در علم و ہدیٰ بر روئے من بکشادہ اند
آسمان بارد نشان الوقت میگوید زمین این دو شاہد از پئے تصدیق من استادہ اند

حضرت مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم

(کے متعلق نظم تصنیف کردہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کے تواں کردن شمار خوبیٔ عبد الکریم
آں کہ جاں داد از شجاعت بر صراط مستقیم
حامیٔ دین آنکہ یزداں نام او لیڈر نہاد
عارف اسرار حق گنجینۂ دین قویم
صدق و رزید و بصدق کامل و اخلاص خویش
مورد رحمت شد اندر درگہ رب علیم
گرچہ جنس نیکواں ایں چرخ بسیار آورد
کم بزاید مادرے با ایں صفا در یتیم
ہمتے در آتش ہجر فرو افتادہ بود
ایں کرامت بیں کہ آں آتش بدل آمد سلیم
زیں عجب تر آنکہ او در صحبتم در چند روز
مظہر اسرار حق شد عارف راز قدیم
گوہرش چوں آب تابے داشت از فہم رسا
ہر چہ ما گفتیم داخل شد دراں طبع فہیم
دل بدرد آمد ز ہجر ایں چنیں یکرنگ دوست
لیک خوشنودیم بر فعل خداوند کریم
آہ ۔ روز چار شنبہ بود بر ما سخت تر
زآتش سوزاں ۔ چو او ما شد جدا یار صمیم
داغ ہجراں و بعد رحلت و چہل از عمر خویش
ماہ شعباں بود چوں پیش آمد ایں فزع الیم
ایں صدی کو بدر را ماند باوصاف کمال
بود ز و بست و سوئم در وقت ایں حشر عظیم
مشربش چوں بود اخلاص و وفا و اتقا
شد وصالش ہم ازیں تاریخ از فضل حکیم
اے خدا بر تربت او بارش رحمت ببار
داخلش کن از کمال فضل در بیت النعیم
نیز مارا از بلاہائے زماں محفوظ دار
تکیہ گاہ ما توئی اے قادر رب رحیم

آمین

لگلے اخبار میں اہل حدیث کے متعلق ایک ضروری مضمون ہوگا آپ خود پڑھیں اور اپنے شہر کے اہل حدیثوں کو پڑھائیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

بارک اللہ

شکر ہے۔ اُس محسن حقیقی کا جس نے اپنی حکمت کاملہ کے ساتھ انسان کو زوج پیدا فرمایا اور صلوٰۃ اور سلام اس نبی کریم پر جس سے بہتر فطرت انسانی کی حقیقت کو سمجھنے والا کوئی نہیں ہوا۔ اور نہ ہوگا۔ اور جس نے فرمایا۔ لم تر للمتحابین مثل النکاح۔ نہیں دیکھیگا۔ تو علاقہ دو محبت کرنیوالوں کے لئے بہتر نکاح سے۔ آلحمد۔ آج عید کا دن۔ دو خوشیوں کا دن ہے۔ ایک عید کی خوشی اور دوسرے ہمارے دو پیاروں کے درمیان مبارک تعلق کی خوشی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آج رات رویا میں دیکھا تھا کہ میاں محمد اسحاق پسر حضرت میر ناصر نواب صاحب اور صالحہ بی بنت صاحبزادہ منظور کے باہمی تعلق نکاح کی طیاری ہو رہی ہے۔ سو آج ہی یہ رویا پورا ہوا۔ حضرت مولوی نور الدین صاحب نے ایک خاص جوش کے ساتھ بعد جمع نماز ظہر و عصر مسجد اقصیٰ میں جہاں خود حضرت امام بھی رونق افروز تھے۔ خطبہ نکاح پڑھا اور جانبین پر خدا تعالےٰ کے فضل خاص کا ذکر کیا۔ خطبہ انشاء اللہ اگلے ہفتہ کے اخبار میں شائع ہوگا۔ اس وقت ہم سچے دل کے ساتھ دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ اس تعلق کو دولھا دولھن کے واسطے ان کے معزز والدین کے واسطے تمام خویش و اقارب کے واسطے و دوستوں عزیزوں کے واسطے موجب برکت اور رحمت کا کرے۔ اور اس خوشی کی تقریب پر ہم دلی جوش کے ساتھ مبارکباد کہتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں اور مبارکباد کہتے ہیں میر صاحب کی خدمت میں اور مبارکباد کہتے ہیں حضرت ام المومنین کی خدمت میں اور مبارکباد کہتے ہیں والدہ محمد اسحاق کی خدمت میں اور اپنے پیارے بھائی ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب کی خدمت میں (خدا ان کو ہمیشہ صحت و عافیت کے ساتھ رکھے۔) اور پیر جی منظور محمد صاحب کی خدمت میں۔ عزیز محمد اسحاق کے ساتھ مجھے خاص محبت ہے۔ خدا اپنی رحمتوں اور برکتوں سے مالا مال کرے۔ و آخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العلمین۔ آمین

"بدر" ۵۔ فروری سنہ ۱۹۰۶ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

حبی فی اللہ جناب مفتی صاحب۔ ذیل میں میں اپنی وصیت تحریر کر کے خدمت میں بھیجتا ہوں اور ملتجی ہوں کہ اسے اخبار بدر میں شائع کر کے مشکور فرماویں۔ اور عند اللہ ماجور ہوں

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین۔ اما بعد رسالہ الوصیت جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بدر [illegible] حال میں شائع فرمایا ہے۔ میں نے غور سے پڑھا اس کے مطالعہ سے دنیا و مافیہا کی بے ثباتی کا نقشہ آنکھوں کے آگے کھنچ گیا اور یہ سمجھ کر کہ شاید موت کا پیام کس وقت آجاوے اور پھر اس وقت کچھ کہنے یا لکھانے کا موقعہ نہ مل سکے۔ اور اس طرح زندگی کے ایک آخری اور ضروری امر کے اظہار سے قاصر رہ جاؤں میں نے ارادہ کیا کہ اپنی وصیت قلمبند کر کے شائع کروں۔ چنانچہ میں اللہ تعالےٰ کو حاضر و ناظر جان کر بقائمی ہوش و حواس ذیل میں اپنی وصیت تحریر کر کے شائع کرتا ہوں۔ اور سچے دل سے دعا کرتا ہوں۔ کہ مولا کریم میری اس تحریر کو اپنی رضاجوئی کا ذریعہ بنادے۔ آمین

وصیۃ

اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ۔ امنت باللہ و ملائکتہ و کتبہ و رسلہ والیوم الآخر والقدر خیرہ و شرہ من اللہ تعالیٰ والبعث بعد الموت

(۱) میں صدق دل سے اس بات پر ایمان رکھتا ہوں۔ کہ سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفےٰ و احمد مجتبےٰ علیہ افضل الصلوات و التحیات خدا تعالیٰ کے مظہر اتم اور کل مرسلوں کے سردار اور خاتم النبیین ہیں اور قرآن شریف اللہ تعالیٰ کی کامل کتاب ہے۔ جس میں ہدایت، نور اور شفا اکمل طور پر بھرا ہے۔ میرا اُن سب خلفائے راشدین اور آئمہ مہدیین رضوان اللہ علیہم اجمعین پر بھی ایمان ہے۔ جو اپنے اپنے وقت پر منجانب اللہ حمایت و حفاظت دین متین کے لئے ممتاز و مبعوث ہوئے۔ جن کے خاتم علیہ صلوٰۃ اللہ و سلام کے مقدس ہاتھ پر بیعت کرنے کا بحمد اللہ مجھ عاجز کو بھی فخر حاصل ہے اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں۔ کہ حضرت میرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام وہی مسیح و مہدی اور حکم و عدل ہیں جن کی مبارک بعثت کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے وعدہ دیا گیا۔ والحمد للہ رب السموات و رب الارض رب العالمین ولہ الکبریاء فی السموات والارض وھو العزیز الحکیم۔

(۲) میری جائیداد جو بفضلہ تعالیٰ میری خود حاصل کردہ ہے منقولہ ہو یا غیر منقولہ میری وفات کے بعد بتفصیل ذیل تقسیم کی جاوے اول جو قرض میرے ذمہ تحریری یا زبانی شرعی شہادت ثابت ہو۔ وہ ادا کیا جاوے۔ پھر باقی کا نصف یعنی آدھا حسب ہدایات رسالہ الوصیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام یا حضور کے مقرر کردہ امین کے ذریعہ اعلائے کلمہ اسلام و اشاعت دین نبی ذو الاکرام صلی اللہ علیہ وسلم میں صرف کیا جاوے اور یہ نصف اغراض مذکورہ کے لئے بلا توقف حضور ممدوح یا آپ کے مقرر کردہ امین کے حوالہ کیا جاوے۔ باقی ماندہ نصف جائیداد میرے جائز ورثا پر جو صرف احمدی ہوں نہ غیر بموجب احکام قرآن شریف تقسیم کی جاوے۔

(۳) جو زیورات میری وفات کے وقت میری ازواج کے قبضہ میں ہوں۔ وہ میری جائیداد متروکہ میں متصور نہ ہوں۔ کیونکہ وہ ازواج کی ملکیت ہوں گے۔

(۴) میری وفات پر میری میت کو بموجب قواعد مندرجہ رسالہ الوصیۃ ایک چوبی صندوق میں بند کر کے دار الامان قادیان کے مجوزہ قبرستان میں دفن کیا جاوے۔ اور اگر میری موت قبل از تکمیل قبرستان مقبرہ واقع ہو تو میری میت کو امانت میں رکھا جاوے۔ جب تک قبرستان طیار ہو جاوے

(۵) میری ہر دو ازواج بھی بذریعہ میری تحریر وصیت کرتی ہیں۔ کہ ان کی وفات کے بعد ان کے مال متروکہ کا ایک خمس یا پانچواں حصہ زیر ہدایات رسالہ الوصیت بغرض اشاعت دین اسلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام یا آپ کے جانشین امین کے سپرد کیا جاوے۔ اور ان کی تدفین بھی حسب قواعد دار الامان کے قبرستان میں کی جاوے۔

(۶) ان وصیتوں میں تغیر و تبدل کرنے کا کوئی شخص مجاز نہیں۔ البتہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اختیار ہوگا۔ کہ کوئی امر بلحاظ احکام شریعت قابل اصلاح دیکھیں۔ تو اصلاح کر دیں۔ اور یہ اصلاح ہر طرح جائز ہوگی۔

بالآخر میں نہایت انکسار سے دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اسلام میں ہی زندہ رکھے اور اسلام پر ہی وفات دے۔ اور میری اور میری ازواج کی یہ وصیت ہمارے لئے حصول رضائے الٰہی کا موجب ہو آمین۔

اللھم من احییتہ منا فاحیہ علی الاسلام و من توفیتہ منا فتوفہ علی الایمان ربنا فاغفر لنا ذنوبنا و کفر عنا سیاٰتنا و توفنا مع الابرار

آمین برحمتک و بفضلک یا ارحم الراحمین۔

۵۔ ذی الحجہ سنہ ۱۳۲۳ ہجری مطابق ۳۰۔ فروری سنہ ۱۹۰۶ء

احقر العباد شاہ دین احمدی ولد میاں شیخ احمد صاحب مرحوم متوطن موضع ساہووالہ۔ ضلع سیالکوٹ۔ حال اسٹیشن ماسٹر نارتھ ویسٹرن ریلوے۔ لارنس پور

دعا مدد۔ بابو ظفر احمد صاحب طالب علم میڈیکل اسکول آگرہ امتحان میں کامیابی کے واسطے احباب سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

جرمنی قونصل کا اسلام

مراکش کا سابق جرمن قونصل مسلمان ہوگیا۔ موجودہ قونصل کو اس کے اسلام کی خبر پہنچی۔ تو وہ فوراً اس کے مکان پر آیا۔ اور پادریوں کا بھی ایک گروہ حاضر ہوا اور سب نے چاہا۔ کہ اس کو پھر عیسائی بنالیں لیکن اس نے ان سب کا جواب ان لفظوں میں دیا کہ "اشہد ان لاالٰہ الا اللہ واشہد ان محمداً رسول اللہ" قاضی ومفتی ومحتسب اور شاہی اسٹاف کے افسر اور وزیر صیغہ تجارت کو اور خود بادشاہ کو بھی خوشی ہوئی۔ اور بادشاہ نے اس کو بلوا کر خلعت عطا فرمایا۔ اور نہایت تعظیم وتکریم کی (البیان)

آثار علم و ادب

اسلام پر ایک جدید کتاب

ذیل کا مضمون المؤید مورخہ ۲۰ نومبر سے لیا جاتا ہے۔ اخبار مذکور نے اس کو جنیوا جرنل مورخہ ۶ - نومبر سے نقل کیا ہے۔ وہ لکھتا ہے۔

اسلام کے متعلق بہت کم کتابیں یورپ و امریکہ میں چھپی ہیں جس سے اسلام کی حقیقت اور اس کی خوبیاں ظاہر ہوتی ہیں۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ اس عنوان پر جو نئی کتاب چھپے۔ ہم اس سے ناظرین کو آگاہ کرتے رہیں۔ سنہ ۱۸۹۶ء میں کاونٹ ہنری دی کاسٹری نے حقیقت اسلام کے متعلق ایک اعلیٰ درجہ کی کتاب لکھی تھی۔ جس کی ہم اپنے ناظرین سے معرفی کرانا چاہتے ہیں۔ کاونٹ دی کاسٹری اور میڈم لوسین دونوں نے ایک ہی خیال سے عربی قوم اور دین محمدی کے متعلق کتاب لکھوائی۔

میڈم لوسین کی کتاب کے مضامین خاص کر لطیف اور دلکش اور پڑھنے میں حد درجے کے دلچسپ ہیں۔ کیونکہ اس کے شوہر فادر یاسنٹ کے واقعات معلوم ہونے کے علاوہ اس کتاب میں الجیریا و تونس و مصر و شام میں جو سفر دونوں نے کئے ہیں۔ ان کے حالات بھی ہیں۔ اور مسلمانان مشرق اور عیسائیوں اور یہودیوں کے حالات جانچ کر لکھے ہیں۔ میڈم نے مسلمانوں کے عادات و اطوار اور ان کی زندگی بسر کرنے وغیرہ کے جو حالات لکھے ہیں۔ وہ تمام کر نہایت مفید ہیں۔ کیونکہ ان سے اسلام کی فضیلت ظاہر ہوتی ہے۔ مصنفہ کتاب عیسائی ہے۔ تو گویا جو اس کی کتاب کا عنوان ہوا۔ "وہ اسلام ایک عیسائی عورت کی نظر میں"

اس کی کتاب سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ اسلام کے معنی سمجھ گئی ہے۔ اور اس کے پاکیزہ سنن و آداب سے واقف ہے۔ جس کی نگہبان ایک بڑی قوت اور جس کی آیندہ حالت کا زمانہ کفیل ہے۔ یہ بات فادر یاسنٹ نے سمجھ لی ہے۔ حقیقت اسلام کے متعلق وہ ایک مضمون میں لکھتا ہے۔ کہ اب تک حقیقت توحید کے متعلق جتنے مذاہب نکلے۔ اسلام سب میں زیادہ صحیح اور قوی ہے۔ یہ درحقیقت واقعی بات ہے۔ گو مسلمانوں میں بعض اوہام اور ادھر ادھر کی باتیں داخل ہوگئی ہیں۔ لیکن ان کا دین توحید کے معنی میں عیسائیوں کے دین سے اچھا ہے۔ خواہ وہ کیتھولک ہوں یا پراٹسٹنٹ۔

یہی وہ کھوئی ہوئی حقیقت ہے۔ جس کو میڈم لوسین اپنی کتاب میں علانیہ دکھا رہی ہے۔ اس نے اپنی تحریر کی ابتدا اسی کے اقرار سے کی ہے۔ اور بیان کیا ہے کہ جو کچھ اس نے اپنے نفس کی تاثیر سے لکھا ہے۔ وہ خدا کے متعلق۔ جو خالق اور ہر چیز کا مدبر اور ہر چیز پر نگہبان اور رحمت والا ہے۔ اس کے اعتقاد کا ثبوت ہے اس کا یہ کہنا لفظاً و معنیً مسلمانوں سے بالکل موافق ہے۔ مصر میں انگریزوں کی مداخلت کے متعلق وہ لکھتی ہے۔ کہ مصر میں تین قسم کے تسلط ہیں۔ ایک انگریزوں کی مداخلت کا تسلط۔ دوسرا خدیو کا تسلط کہ یہی محبوب بھی ہے۔ تیسرا سلطان روم کا تسلط۔ جو بحیثیت خلیفہ ہونے کے اس ملک کے مالک ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ان سب کے اوپر ہے۔ کوئی مسلمان اگر مصر کے متعلق کچھ کہتا۔ تو مسلمانوں کے دلی خیالات کو اس سے زیادہ عمدگی سے ظاہر نہ کرسکتا ہم یہ نہیں کہتے۔ کہ میڈم لوسین اسلام کی بے انتہا تعریف کرکے عیسائیت کی خوبیوں کا انکار کرتی ہے۔ بلکہ اس کی غرض صرف یہ ہے۔ کہ ہم اہل یورپ کو اس مذہب کی خوبیوں سے جس کو جیسا کہ جاننا چاہیئے۔ ہم نہیں جانتے۔ ہم کو واقف کرے۔ شاید اس سے مشرق اسلام اور مغرب عیسائیت میں تعلقات پیدا ہوں کہ جو نفس عزیز کا اعلیٰ درجہ کا مقصد ہے۔ (البیان)

نظم

مولےٰ تو ہے ہمارا
ہے جان سے بھی پیارا

ثانی نہیں تمہارا
ڈھونڈا جہان سارا

ہر جا ہے تیری قدرت
ہر بات تیری حکمت

ہر دم ہے تیری رحمت
مجھ پر بھی آشکارا

ہر جا پہ تو ہی تو ہے
ہر جان پہ تیری لو ہے

تیرا نام کو بکو ہے
دیکھا جہان سارا

دنیا نہ راہ پر تھی
دین کی نہ کچھ خبر تھی

گمراہ سر بسر تھی
یاں تھا نہ کوئی چارا

تھی مصطفےٰ کی اُمت
آئی خدا کو غیرت

احمد نے کی یہ ہمت
اس قوم کو سنوارا

کل تھا جو آسمان میں
آیا وہ قادیان میں

تونے اسے جہاں میں
نازل کیا دوبارا

تونے ہمیں دکھایا
خوش رنگ یہ مسیحا

کیوں کر ہو حمد تیرا
امکان نہیں ہمارا

میں نے اسے خدایا
تیری مدد سے پایا

وس نے مجھے بتلایا
دیکھا نشان تمہارا

دشمن جو اس کا آیا
تونے اُسے بھگایا

پھر کر نہ زندہ آیا
ایسا اُسے پچھاڑا

لیکھو جو آگے آیا
خنجر سے کاری کھایا

کیا خاک پر بچھایا
دے کر بغل میں آرا

آتھم نے سر نکالا
ہوا اس کا منہ بھی کالا

سر اس کا کچل ڈالا
تھپڑ اُسے جو مارا

جب کرم دین نے چھیڑا
تیسا لگا تھپیڑا

کیا غرق اس کا بیڑا
ہوا کیسا پارا پارا

دنیا نے جب نہ مانا
اس کو مسیح نہ جانا

طاعون نے ہی زمانہ
جگ میں کیا اتارا

پہنچی وہ کل جہاں میں
ہر کون اور مکان میں

جس طرح نیستاں میں
گرے آگ کا شرارا

وعدے جو سب سنائے
صادق ہیں ہم نے پائے

کیوں کر کوئی لگائے
گن کر حساب سارا

ہے نور کا شجر یہ
احمد کا ہے ثمر یہ

دنیا کا ہے قمر یہ
جوں باغ میں ہزارا

اشرف ہے عاصی بندا
اس کو بھی کرنا چنگا

ہر دم ہو فضل تیرا
مسعود ہو ستارا

ہر رنج سے بچانا
کوئی ابتلا نہ لانا

بھائیوں سے ہر جا میرا
ہر دم رہے مدارا

اے میرے ہادی رازق
مہدی ہے تیرا صادق

اس کا میں ہو کے عاشق
دیکھوں ترا نظارا

ہو کر تساؤں کا عامل
ہو جاؤں اس میں کامل

ہو جائے مشارحاصل
ہو تیرا گر اشارا

ہر دم ہے یہ تمنا
حاصل ہو میرا منشار

جس کام میں یہ پہنچا
دنیا نے الٰہی مارا

محمد علی اشرف مانگٹ - لاہور

اخبار بدر کس طرح اپنے پاؤں پر آپ کھڑا ہو سکتا ہے؟ آپ لوگوں کی امداد سے۔ مجھے اس امر کے اظہار پر بہت ہی خوشی ہے۔ کہ کئی ایک دوستوں نے میری اپیل پر بہت توجہ کی ہے۔ اور اخبار بدر کے واسطے خریدار پیدا کرنے کے لیے بہت سعی کی ہے۔ مگر ہنوز بہت سے ایسے دوست ہیں۔ جن پر میری نظر ہے۔ کہ وہ اس طرف اپنی کوششوں کو متوجہ کریں۔ اور تا حال ان کی طرف سے صدائے

برنخاست والا معاملہ ہے

دوستو! اٹھو اور توجہ کرو

کہ یہ امداد کا وقت ہے

اخبار بدر کا حال ہمیشہ یہ

نہیں رہے گا کہ

بار بار آپ سے مدد مانگی جاوے

بد قسمت یہود

اے خدا ہمیں یہودی بننے سے بچا

آج کل روس کے ملک میں یہودیوں کا جو حال ہوا اور ہو رہا ہے۔ اس سے تمام اخبار بین دنیا بخوبی آگاہ ہے۔ سینکڑوں نہیں ہزاروں بے دریغ قتل کئے گئے۔ اور ان کے بال بچے نہایت بے رحمی کے ساتھ مہذب اور رحم دل عیسائیوں نے تہ تیغ کر دئے ہیں۔ لاکھوں اس مصیبت کو دیکھ کر اپنا گھر بار مال اسباب وطن چھوڑ کر اور فقط جانیں لے کر دوسرے ملکوں میں بھاگ کر چلے گئے اور غنیمت جانتے ہیں کہ جانیں ہی بچ گئی ہیں۔ تعجب ہے کہ سلطان روم کے ملک میں ایک لاشئی باغی عیسائی سپاہیوں کے ہاتھوں سے مارا جاتا ہے۔ تو سارا یورپ چلا اٹھتا ہے۔ اور چاروں طرف سے فریاد مچ جاتی ہے۔ لیکن لاکھوں غریب یہودیوں کا بے گناہ اور بے قصور خون بہایا جاتا ہے اور کوئی پوچھنے والا نہیں۔ کوئی بازپرس کرنے والا نہیں۔ کوئی ان کی حمایت کرنے والا نہیں یہ کیا سبب ہے۔ کہ زمانہ کی تہذیب کے دعوے بھی بیکار ہی خوش قسمت قوموں کے کام آتے ہیں ورنہ جس نے ظلم اٹھانا ہوتا ہے۔ وہ اب بھی پہلے سے زیادہ ظلم اٹھا رہا ہے۔ آخر اس قدر ذلت اور خواری کا جو اس قوم یہود کے حصہ میں آئی ہے۔ راز کیا ہے؟

اس کا راز یہی قرآن شریف کی پیش گوئی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اس قوم پر انبیاء کی مخالفت کی وجہ سے ایک غضب اور لعنت نازل کی ہے یہ قوم خدا کے غضب کے نیچے ہے اور لعنت میں ہے یعنی دربدر خوار ہونے کا عذاب ان کو دیا گیا ہے۔ ایک وقت وہ تھا کہ یہ قوم ساری دنیا میں سب سے زیادہ خدا کی پیاری قوم ہوتی تھی۔ اس کی خاطر دوسری قوموں کو ہلاک کیا جاتا تھا۔ خدا نے اس قوم کی خاطر فرعون جیسے [illegible] صاحب وقت کو معہ لشکر کے سمندر میں غرق کر دیا۔ اور ایک یہ وقت ہے۔ کہ جب اس قوم نے خدا کے انبیاء کے ساتھ دشمنی کی اور اللہ تعالیٰ کی نعمت کی ناشکری کی۔ تو خدا نے ان کو چھوڑ دیا۔ اور اب وہ دربدر ذلیل اور خوار پھرتے ہیں۔ اور قتل ہوتے ہیں اور کوئی ان کی ہمدردی کرنے والا نہیں۔ گویا وہ انسان ہی نہیں بھیڑ بکریوں کی طرح ذبح ہو جاتے ہیں اور کوئی پروا کرنے والا نہیں۔

اور یہ مصیبت اس قوم پر آج ہی نہیں بلکہ جب سے کہ ان کے درمیان ان کا آخری نبی آیا جس کا نام عیسیٰ مسیح تھا اور وہ بھی ان کے مردوں میں سے کسی کا نطفہ نہ تھا۔ کیونکہ خدا اس وقت اس قوم پر ناراض ہو چکا تھا۔ اور خدا نے نہ چاہا۔ کہ ان میں سے کسی کا بیٹا آخری نبی اس قوم کا ہو۔ اور پھر آگے وہ نبی خود بھی لاولد ہی رہا اور لاولد ہی مر گیا جس میں یہ اشارہ تھا۔ کہ اس قوم میں سے اب نبوت کے سلسلہ کا خاتمہ ہے۔ اور وہ نبی ہی صرف اس واسطے مبعوث ہوا تھا کہ اپنی قوم کو آگاہ کر دے کہ تمہاری شرارتوں اور بدکاریوں اور سخت دلیوں کے سبب خدا تعالیٰ نے تم میں سے سلسلہ نبوت کو منقطع کر دیا ہے۔ اور اب یہ سلسلہ بنی اسماعیل میں شروع ہوگا پس تم میں سے جو لوگ اس نبی پر ایمان لائیں گے۔ وہ بچائے جائیں گے۔ اور بدستور خدا تعالیٰ کی رحمت میں سے حصہ وافر حاصل کریں گے اور بادشاہتوں کے وارث ہوں گے۔ باقی سب دربدر ذلیل اور خوار ہوتے پھریں گے۔ اور ہلاکت کا راہ دیکھیں گے۔ اس مسیح کے زمانہ سے لے کر آج تک یہ قوم ہلاکت اور تباہی اور ذلت دیکھ رہی ہے۔

ان دنوں یورپ امریکہ کے لکھے پڑھے یہودیوں کی ایک کمیٹی نے اپنی گذشتہ تاریخ جغرافیہ علوم رسوم وغیرہ پر ایک کتاب تالیف کی ہے۔ جو بارہ ۱۲ ضخیم جلدوں میں ختم ہوگی۔ اس میں سے دس جلدیں چھپ چکی ہیں اور ہمارے پاس پہنچ گئی ہیں۔ میں نے اس کا بہت حصہ دیکھا ہے۔ کتاب کیا ہے۔ قرآن شریف کی پیش گوئی کے پورا ہونے کا ثبوت ہے۔ جو صفحہ کھولو یہی نکلتا ہے۔ یہاں مارے گئے وہاں پیٹے گئے۔ اس جگہ خانہ بدر کئے گئے۔ اس جگہ ملک سے خارج کئے گئے۔ کہیں ذلیل ہوئے۔ کسی جگہ قتل ہوئے۔ نہ کوئی بادشاہ رہا۔ نہ کوئی امیر رہا۔ نہ کوئی سلطنت باقی رہی۔ ان کا قصہ پڑھ کر ایک عبرت حاصل ہوتی ہے۔ لوگ تعجب کیا کرتے ہیں۔ کہ کس طرح بندر اور سؤر بن گئے تھے۔ یہاں کی تاریخ پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بندر کی تو پھر کچھ عزت ہے۔ کہ وہ تماشہ دکھلانے والوں کی روزی کا ذریعہ بنتا ہے۔ اور چڑیا گھر کی زینت ہوتا ہے۔ یہ تو بندر سے بھی گئے گذرے ہوئے۔ کہ سوائے گردن کشی کے مہذب دنیا نے ان کے ساتھ دوسرا کوئی سلوک ہی نہیں کیا۔ اور سؤر تو اس زمانہ میں بہت کام آتا ہے کیونکہ سارے یورپ امریکہ کا گوشت پوست [illegible] بنتا ہے۔ چنانچہ ایک دفعہ ڈوئی نے کہا تھا۔ کہ تم سب چلتے پھرتے بھوت خانے ہو کیونکہ یسوع مسیح نے آدمیوں میں سے بھوت نکال کر سؤروں میں ڈالے تھے۔ اور تم [illegible] [illegible] گوشت کے بھرے ہوئے ہیں۔ پس تم سب بھوت خانے ہو [illegible] ہی عزت ہے کیونکہ وہ یورپ میں گوشت کے لئے پالا جاتا۔ اور خوراک اور مکان دیا جاتا ہے۔ لیکن یہ قوم ذلت کے ساتھ [illegible] تھا۔ اور اس کی لاش ذلت کے ساتھ پھینک دی جاتی ہے۔

اس بات کا اس جگہ ذکر بھی خالی از فائدہ نہ ہوگا۔ کہ کتاب جیوائش انسائیکلوپیڈیا یعنی جامع علوم یہود ۱۲ جلد ایک چندہ کر کے یہاں منگوائی گئی تھی۔ لیکن چندہ پورا نہ ہوا تھا اور چاروں جلدوں کی قیمت ابھی ہم نے ادا کر لی ہے۔ قیمت فی جلد ۵ روپیہ ہے اور کل ۲۵ روپیہ ہنوز چندہ میں کمی ہے۔ ولایت سے قیمت کے واسطے مطالبہ ہو رہا ہے۔ اس واسطے احباب سے درخواست ہے کہ تھوڑا بہت جو کچھ کسی سے ہو سکے کوشش فرما کر اس چندہ میں حصہ لینے کی سعی کریں۔ اس کا روپیہ بنام حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے آنا چاہیئے۔

یہ تو یہودیوں کی حالت زار کا ایک مختصر سا نقشہ ہے جس سے خدا کے کلام کے پورا ہونے کا ثبوت ملتا ہے۔ لیکن اس وقت میرے لئے اس مضمون لکھنے کا محرک صرف یہی نہیں کہ یہود کی تباہ حالت میں قرآن شریف کی پیش گوئی کا پورا ہونا دکھاؤں۔ بلکہ اس وقت میں ایک اور بھاری غم میں مبتلا ہوں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ میں دیکھتا ہوں کہ ہمسایہ کی آگ ہمارے گھر میں بھی آ گئی ہے۔ جن امور نے اس قوم کو یہ دن دکھایا ہے۔ وہی کرتوت ہماری قوم بھی کر رہی ہے۔ جو اپنے تئیں مسلمان کہتی ہے۔ خدا نے اسلامیوں کو پہلے دن سے یہ دعا سکھلائی تھی۔ کہ یہودیوں کی حالت میں ہو جانے سے خدا کی پناہ مانگتے رہنا۔ سورہ فاتحہ میں **غیر المغضوب** کے مقام پر مغضوب سے مراد مفسرین نے یہودی لیا ہے۔ وہ پیش گوئی خدا کے پاک کلام کی یہود کے حق میں پوری ہوئی۔ وہی اب اپنی قوم کے حق میں لگتی ہوئی دیکھ کر دل درد سے بھر جاتا ہے۔

جس طرح ان کے درمیان نزول شریعت موسیٰ کے ۱۴۰۰ سال بعد مسیح پیدا ہوا تھا۔ اسی طرح ان کے درمیان ہی شریعت محمدی کے نزول کے ۱۴۰۰ سال بعد ایک مسیح پیدا ہوا ہے۔ جس طرح انہوں نے اس کو دکھ دیا تھا۔ اسی طرح یہ اس کے دکھ دینے پر کمربستہ ہیں۔ جس طرح اس کے واسطے قتل کا منصوبہ کیا گیا تھا۔ اسی طرح انہوں نے اس کے ہلاک کرنے کے واسطے ہر طرح کے منصوبے کئے اور نہ صرف منصوبے ہی کئے۔ بلکہ پتھر پھینک پھینک کر ہلاک کر دینے کی ہر طرح سے کوشش کی۔ وہ تو کچھ خدائی حفاظت ہی تھی۔ جو بچ گئے۔ ورنہ قوم نے کسی بات میں فرق نہیں رکھا۔ بلکہ اکثر امور میں ان یہودیوں سے بڑھ کر ہی قدم رکھا ہے۔ اس قوم کی یہ حالت صاف بتلا رہی ہے۔ کہ [illegible] ان کا کیا حال ہوگا۔ اور ان کی پستی اور ذلت اور ہلاکت کس درجہ تک پہنچے گی۔ آہ۔ یہ قوم اپنی ہمسایہ قوم سے عبرت حاصل کرتی اور اس حالت کو نہ اختیار کرتی۔

یہ بھی خدا کا شکر ہے۔ کہ اسلام کا مذہب موسیٰ کی شریعت کی مانند مختص القوم اور مختص الزمان نہیں ہے۔ ورنہ ان کی تباہ حالت کے ساتھ ہی اسلام کا بھی خاتمہ ہو جاتا۔ حضرت مولوی نور الدین صاحب فرمایا کرتے ہیں۔ کہ یہ ہم تو ہم اور نہیں۔ کہ اسلام دنیا سے مفقود ہو جائے گا۔ کیونکہ وہ تو قیامت تک رہنے والا دین ہے۔ لیکن غم ہے۔ تو اس بات کا ہے۔ کہ اسلام اس قوم کے گھروں سے نکل کر دوسرے گھروں کو جا رونق دیگا۔

اے قوم کے ممبرو! ذرا سوچو اور غور کرو۔ جوش کو دور کرو اور ٹھنڈے دل کے ساتھ علیحدہ بیٹھ کر فکر کرو۔ موت کا دن نزدیک ہے۔ اور معاملہ لقا اور رفتار کا ہے۔ یا دوسرے الفاظ میں زندگی اور موت کا ہے۔ جلد بازی کی بات نہیں تحمل اور صبر سے کام لو۔ ذرا ذرا بات پر خفا نہ ہو جاؤ۔ ہم نے اسلام سے باہر کوئی قدم نہیں رکھا۔ ہم نے اسلام کو عزت دینے کی ہر ایک راہ اختیار

المفتی

اشرف احمد حسین صاحب نے امرتسر سے چند سوال بھیجے۔ جن کے جواب حضرت مولوی صاحب نے تحریر فرمائے ہیں

مکرمی و معظمی حضرت حکیم الامت ادام اللہ برکاتہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ذیل کے چند سوالات دریافت طلب ہیں۔ ان کے جواب اگر مناسب تصور فرمائیں تو بذریعہ الحکم یا بدر شائع فرما دیں۔ ورنہ بذریعہ پرائیویٹ چٹھی ہی مرحمت ہوں میں کرم بزرگانہ ہوگا۔

سوال ۱۲ حالت جنب۔ حالت مباشرت اور جائے ضرور میں اگر کسی امر پر اللہ تعالیٰ کا شکر دل میں پیدا ہو تو آیا زبان سے اس کا اظہار بالفاظ الحمد للہ وغیرہ (جو اکثر بے ساختہ ہو جاتا ہے) جائز ہے یا نہیں؟

جواب - جنبی حالت جنابت میں۔ اور جماع کنندہ حالت جماع میں الحمد للہ کہہ۔ حدیث میں ہے۔ کان صلی اللہ علیہ وسلم یذکر اللہ علی کل احیانہ۔ البتہ بول و براز میں تصریح سے ثابت نہیں کہ حضور علیہ السلام نے منہ سے فرمایا ہو۔ مگر یہی حدیث سے پتہ لگ سکتا ہے۔

سوال ۱۳ نماز کے وقت فرض سے بعد کی دو رکعت سنت غیر موکدہ کہلاتی ہیں۔ تو آیا بوقت عجلت و عدم فرصت ان کے ترک سے معصیت لازم آتی ہے یا نہیں۔

جواب - سنتیں تکمیل فرائض کرتی ہیں۔ ضرورت پر عفو ہو سکتی ہیں۔ والا فرائض ناقص رہیں گے۔

سوال ۱۴ غیر احمدی لوگ جو اپنی جگہ پر عقیدت ہم سے صریح سخت مخالفت رکھتے ہیں۔ اگر وہ بڑے اخلاق سے سلام میں پیش قدمی کریں۔ تو ان کے جواب میں وعلیکم السلام کہنے کے علاوہ ہمیں بھی ان پر سلام کہنے میں پیشقدمی کرنا جائز ہے یا نہیں۔

جواب - میں نے تو ایسے اخلاق والے نہیں دیکھے کہ ہمارے امام سے ان کو بغض ہو اور ہم سے محبت۔ اہم میں عیب یا ان میں بہر حال اخلاق والے سے اخلاقی معاملہ۔

سوال ۱۵ اگر کسی عذر شرعی سے غسل جنابت کی بجائے تیمم کر کے نماز پڑھ لی جاوے۔ تو پھر اس کے بعد کی نمازوں سے پہلے غسل کرنا ضروری ہے۔ یا وہ تیمم باستقلال غسل کا کام دے گیا ہو۔

جواب - عذر شرعی کے باعث تیمم عذر شرعی تک محدود ہے جب وہ عذر جاتا رہا۔ تو تیمم باطل ہو گیا۔ پھر غسل کرو۔

سوال ۱۶ ایک احمدی کتب فروش کے لیے کیا ان کتب کی خرید و فروخت جائز ہے۔ جن کے مضامین کے حسن و قبح کا کچھ علم نہیں۔ مثلاً بعض ناول اخلاقی یا سراغ رسانی کے کہلاتے ہیں۔ اور نہیں معلوم کہ ان کے بیچ میں حسن و عشق یا فسق کا مخرب الاخلاق کا ٹکڑا بھی رقوم ہے۔ یا نہیں۔ یا عامیانہ قصے فسانے یا مذہبی رنگ کے رسالے یا علم نجوم و غیرہ یا کتب جفر و عملیات

جواب - صریح بری کتاب اور خلاف قانون کتاب کا بیچنا جائز نہیں۔ والا علی العموم جائز ہے۔

سوال ۱۷ - ایک احمدی نے ایک ہندو دوکاندار کا کچھ دینا تھا۔ (اندازاً آٹھ روپے) وہ دوکاندار مر گیا۔ اور اس کے ورثاء کا کچھ پتہ نہیں ملا۔ تو اس قرض کے بوجھ سے کیسے سبکدوشی ہو سکتی ہے؟

جواب - جس کا دینا ہو اور وہ مر جاوے۔ یا اس کا وارث نہ ہو۔ تو وہ مال صدقہ کر دے۔

سوال ۱۸ تلاوت قرآن بلا فہم معانی بھی کسی حد تک موجب ثواب ہوتی ہے۔ یا نہیں۔ یہ ظاہر ہے کہ ہر شخص کو تمام و کمال کلام مجید کا علم معانی نہیں ہوتا۔ پس یہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ کہ جہاں سے اس کی سمجھ میں نہ آئے۔ وہ مقامات بیچ میں چھوڑتا جاوے

جواب - صرف تلاوت قرآن کریم کا بھی حکم فرمایا ہے اتل ما اوحی الیک من الکتاب ہے۔ اس میں حفاظت قرآن کریم ہے۔ اور حفاظت کا ثواب

نور الدین

خدا نعم البدل دے - مخدومی ڈاکٹر غلام غوث صاحب سینیر ڈیٹرزی اسسٹنٹ کا لڑکا فضل کریم ۳۰ - جولائی ۱۹۰۴ء کو پیدا ہوا تھا۔ اور جس کی پیدائش کی خبر اخبار البدر کے ذریعہ شائع کی گئی تھی - ۱۰ ستمبر ۱۹۰۵ء کو فوت ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ڈاکٹر صاحب کی درخواست پر ان کے افریقہ کے احباب کی اطلاع کے واسطے شائع کیا گیا۔

مقبرہ بہشتی

میں صرف بہشتی دفن ہوگا

ایک دوست سوال کرتے ہیں۔ کہ اشتہار الوصیت میں جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے یہ فرمایا ہے۔ کہ وہ کوئی خیال نہ کرے کہ صرف اس قبرستان میں داخل ہونے سے کوئی بہشتی کیونکر ہو سکتا ہے۔ کیونکہ یہ مطلب نہیں کہ یہ زمین کسی کو بہشتی کر دیگی۔ بلکہ خدا کے کلام کا یہ مطلب ہے۔ کہ صرف بہشتی ہی اس میں دفن کیا جاوے گا" یہ میری سمجھ میں نہیں آیا۔ اس کو ذرا کھول کر بیان کیا جائے

سو واضح ہو کہ ان کلمات کا یہ مطلب ہے۔ کہ یہ زمین بجائے خود کوئی ایسی شے نہیں۔ کہ اس میں داخل ہونے والا اور دفن ہونے والا بہشتی بن جائے۔ اور کوئی شخص خواہ کیسے ہی بد افعال رکھتا ہو۔ اور مشرک ہو یا کافر ہو۔ تو اس زمین کی تاثیر اس کو شرک اور کفر سے بچا کر مومن اور بہشتی بنا دے گی۔ ہرگز نہیں بلکہ اس کا یہ مطلب ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے سچے وعدوں اور پیشگوئی اور الہام الہی کے مطابق اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قبول ہو جانے والی دعاؤں کے مطابق خدا تعالیٰ ایسے سامان ہمیشہ بناتا رہے گا۔ کہ صرف وہی لوگ اس قبرستان میں دفن کئے جاویں۔ جو بہشتی ہوں اور جو بہشتی نہ ہوگا۔ اس کے واسطے ایسے اسباب ہی پیدا نہ ہو سکیں گے کہ اس مقبرہ میں دفن ہو سکے۔ پس یہ زمین کسی کو بہشتی بنانے والی نہیں بلکہ برخلاف اس کے بہشتی لوگوں کی خوابگاہ ہونے کی خوش قسمتی نے اس زمین کو بہشتی بنا دیا ہے۔

رسید زر

۳۰ - جنوری ۱۹۰۶ء - نذیر الدین صاحب — صہ

اعانت — عہ

۳۱ " " " ۲۹۳ شیخ محمد رمضان صاحب — عا / ۱۲

۳۱ " " " ۲۰۲ میر احمد شاہ صاحب — عا / ۱۲

۳۱ " " " ۱۶ میاں محمد بخش صاحب حجام — عا / ۱۲

۳۱ " " " ۲۵ مرزا احمد صاحب — سے

۳۱ " " " ۲۱۵ حکیم خادم علی صاحب — عا / ۱۲

۳۱ " " " ۲۸۶ میر جمال الدین صاحب — عا / ۱۲

۳۱ " " " ۳۰۱ شیخ غلام نبی صاحب — عا / ۱۲

۳۱ " " " ۲۹۱ ڈاکٹر یعقوب خان صاحب — عا / ۱۲

۳۱ " " " ۴۰ سید حسین علی صاحب — عا / ۱۲

۳۱ " " " ۲۹۰ محمد دین صاحب — عا / ۸

۳۱ " " " ۱۱ میاں فضل الہی صاحب — عا / ۸

۳۱ " " " — چودھری ملا صاحب — عہ

۳۱ " " " — داود خان صاحب — عا / ۱۲

یکم فروری ۱۹۰۶ء - ۲۰ شیخ محمد مبارک دین صاحب — عا / ۱۲

" " " ۸ انوار الحق صاحب — عا / ۱۲

" " " ۱۰۲ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب — للعہ

" " " ۲۷ میاں مولا بخش صاحب — صہ

" " " ۵۹۹ خواجہ غفار جو صاحب — عا / ۱۰

" " " ۱۰۵ میر محمد اسماعیل صاحب — سے

" " " — عبد الحق صاحب — ۱۰

" " " — نبی بخش صاحب — صہ

عام اخبار

تار خبر۔ ۲۶۔ جنوری۔ روس مین ۲۲ کو سپاہیون نے افسر کے مکان پر حملہ کرکے اس کو زخمی کر دیا۔ ڈاکٹر کلائین نے طاعون کے واسطے نیا ٹیکہ ایجاد کیا ہے۔ اگلے نے کیا کیا تھا۔ جو یہ کریگا۔ افسوس کہ لوگ اصلی علاج کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔

جنگ مین جاپانیون کا خرچ گیارہ کروڑ ستر لاکھ اشرفی ہوا اور ایک تحطے سے تباہ ہو رہا ہے۔ اور جو ہزارون جنگ مین قتل ہوئے۔ وہ علیحدہ۔

جزیرہ کریٹ والون نے اہل اٹلی کا ایک سپاہی قتل کر دیا۔ یہ جزیرہ ہی ہمیشہ مفسد رہا۔ سلطان کے قبضے سے تو یورپ نے اس کو نکالا۔ پھر یورپ کو اس نے کوئی سکھ نہین دیا۔

کرسچین کی موت۔ ڈنمارک کا بادشاہ مر گیا۔ اس کا بیٹا فریڈرک ہفتم بادشاہ بن کر تخت نشین ہوا۔ وزیر اعظم نے بالاخانہ پر چڑھ کر نعرہ لگایا۔ اس کا نام کرسچین تھا۔ لفظ کرسچین کے معنے ہین۔ عیسائی۔

آتش زدگی۔ کلکتہ مین رالی برادر کے ذخیرے کو آگ لگی ۲ لاکھ کا نقصان ہوا۔

تصادم ریل۔ بنگال مین دو ریلین ۳۰ جنوری کو ٹکرائین۔ کئی جانین ہلاک ہو گئین۔ خدا کی پناہ۔

بنگالی بہادر۔ اخبار سول جاپان اور ہند کی فوجی طاقت کا مقابلہ کرتے ہوئے لکھتا ہے۔ کہ جاپان میں ۴۶ ملین کی آبادی اور ہند میں ۳۰۰ ملین کی آبادی ہے۔ مگر اس آبادی کو کیا کرین۔ جس مین ۷۰ ملین تو بنگالی ہی ہین۔ انگریز خوب جانتے ہین۔ کہ بنگالیون کا کیا حوصلہ ہے۔

کسی غیر رجسٹری شدہ خط وغیرہ کی رسید کی فیس بجائے ۱ کے ۳ پائی کر دی گئی۔ ڈاکخانہ۔

یہ بات کہ درہ خیبر کی شاخ ریلوے مومندیون کی مخالفت کے باعث رک گئی ہے۔ غلط ہے۔

امیر صاحب ملاؤن کو وظائف دیتے ہین۔ کہ وعظون مین ان کی وفاداری پر بھی مائل کرین۔

اتوار کے روز بریڈلا ہال کے احاطہ مین سودیشی پرچار کا ایک اور جلسہ منایا گیا ہے۔

پنجاب مین بارش کی بدستور جا بجا مانگ ہے۔ نرخ غلہ بھی روز بروز گران ہوتا جاتا ہے۔

دہلی مین ژالہ باری سے بہی صدمہ پہنچا۔ حصار۔ گوڑگانون۔ ملتان و لاہور میں ٹڈی دل بہی۔

راجپوتانہ مین قحط زدگون کی تعداد قریب ساڑھے ۵ لاکھ ہزار تک بڑھ گئی ہے گوالیار مین ۲۶ ہزار قحط زدون کو مفت کھانا ملتا ہے اور بہی ۲۵۰۰ مین سوموار ہفتہ گذشتہ ۲ بجے کے بعد دوپہر شاہ پور کانگڑہ مین بہاری بھونچال آیا تھا۔

سلویہ نام جرمن وخانی جہاز آبدوز سرنگ سے ٹکرا کر ٹوٹ گیا۔ اس پر فوج لدی تھی۔

یہ جہاز ولاڈیووسٹاک سے فوج لے کر روانہ ہوا تھا۔ بعد حادثہ پھر واپس لایا گیا ہے۔

اس حادثہ مین دس سپاہی قتل اور ۸ زخمی ہوئے۔ نہ معلوم کتنی آبدوز سرنگین باقی ہین۔

جہاز منگولیا تمام فوج راس فوسلکی سے برخانی ساحل پر اتار دی گئی ہے۔ بدحال۔

جاپان سے ۵۰ ہزار روسی قیدی وطن کو پہنچ چکے ہین۔ اور ۲۰ ہزار ہنوز باقی ہین۔

اگلے روز جمعہ سے پیرس کو پیرس کے گرجہ سنٹ پائیری پر بھی سخت ہنگامہ ہوا۔ جوش تیز ہے۔

یہ گرجہ مکان پارلیمنٹ کے قریب ہے۔ اس مین تین ہزار آدمی مقابلہ پر آمادہ تھے۔

فوجی سپاہیون نے دروازہ پر حملہ کیا۔ اندر تھے انہون نے ہر طرح روکنے کی کوشش کی ملکی سپاہی ننگی تلوارین لئے ہوئے کواڑ توڑ کر گھس گئے۔ وہان خوب ہاتھ صاف کئے تھے۔

کئی دست بدست مقابلے ہوئے کئی نقصان ہوئے آخر کار گرجہ کا مکان بدقت خالی کرا لیا۔

گرجہ والے جوان دم ٹھونکے ہوئے ہین وہ اسباب گرجہ کی سرکاری فہرست نہیں بننے دین گے کچھ ہو۔

مزید ہنگامون کا خوف طاری ہے۔ تمام ملک فرانس مین مخالفت کی آگ بھڑک اٹھی ہے۔

لارڈ منٹو

انڈین ایسوسی ایشن کے ڈیپوٹیشن کے سامنے لارڈ منٹو نے جیسا سپیچ دی وہ ہوا اس سے بہتر یا زیادہ تہذیب کے الفاظ مین ہوتی اور کسی حیثیت سے اس امر کی ہرگز امید ہو سکتی تھی۔ تقسیم بنگالہ کے متعلق رعایا کی ناراضی ظاہر کر کے اس کی رد کی کوشش کی جاوے وہ صاف صاف فرماتے ہین۔ کہ مین آپ کو گمراہ کرونگا اگر مین آپ کے دل مین کسی طرح سے یہ امید پیدا کرون۔ کہ وہ پالیسی پلٹ دیجائیگی۔ آپ یقین کیجئے۔ کہ فوائد اور نقصانات تقسیم کی پوری طرح سے جانچ کر لی گئی ہے۔ اور گو یہ قبول کیا جاتا ہے۔ کہ بعض حالتون مین مقامی فوائد کو نقصان پہنچے گا۔ مگر میرے بہترین خیال مین اس سے عام بہبودی اور دستکاری کے فروغ کو مدد ملے گی۔ اور مجھے تعجب ہوگا کہ اگر جیسا زمانہ گذرتا جاتا ہے۔ یہ تبدیل نہ کیا جاوے۔ کہ اس سے بہت فوائد حاصل ہوئے ہین"۔ کیا اس سے بھی بڑھ کے کوئی صاف اور صریح انکار تھا جو ایک مہذب حاکم کی زبان سے نکل سکتا ہے۔

اس کے بعد ان جھگڑون اور ان شدتون کا ذکر ہے جو بنگالے مین رعایا کے ساتھ کی گئین۔ ان کی نسبت لارڈ منٹو فرماتے ہین۔ کہ مین خوب تحقیقات کر رہا ہون۔ گو مین ان کو شکایات کا لحاظ کرکے بعض نہایت ہی ثابت شدہ یا ان سے تعلق رکھنے والی باتون کو بیان کرون کہ جو بیانات آپ کو مطلع رہنا پیش نظر ہے بیان ہوا ہے۔ تحقیقات کا نتیجہ حاصل ہے کہ ان حالتون مین تحقیقات ثابت کرین۔ تو مین امید رکھتا ہون۔ کہ حالات کی اس صحیح کیفیت سے مجھے معلوم ہوگی۔ کہ کسی شکایت کا ثابت ہوتا ہے۔ کہ جو کارروائی بعض افسرون نے کی ہے وہ اس کی ضرورت تھی یا کسی اور وجہ سے۔ کہ پوری طرح جانچ کی جا چکی ہے"

گورنر جنرل کا یہ مطلب بیان کرکے یہ کہا جاتا ہے۔ کہ انہون نے [illegible] وہ پالیسی کی [illegible] ہوئی پالیسی کو وہ پلٹ نہین سکتے۔ مطلب یہ ہے کہ تمام بنگالہ تقسیم کے خلاف نہین ہے۔ [illegible] بنگالیون کا کام ہے کہ دوبارہ جدوجہد شروع کرین اور ہر ایک [illegible] تقسیم کے خلاف ناراضی ظاہر ہو۔ اس کو [illegible] بتا دے گورنر جنرل بہادر [illegible] مگر ہم یہ جانتے ہین کہ بغیر کسی سخت جرائت کے ہم شائع [illegible] بیانیان اور سعایا کو شیر سے سامنے پڑا تھا فساد اور ہنگامہ پیدا کرنے کے معین ہوا کرتے ہین۔ فقط

سائینس کے کرشمے۔ نرالا دودھ۔ گائے بھینس۔ بکری وغیرہ کا دودھ تو ہم سے تقریباً ہر ایک نے پیا ہوگا۔ لیکن مچھلی کا دودھ پینا تو در کنار شاید کبھی سنا بھی نہ ہوگا۔ یہ اپنے طرز کا بالکل نرالا دودھ ہے۔ پروفیسر [illegible] نے برسوں کے تجربے کے بعد وہیل مچھلی کا دودھ لینے مین پوری پوری کامیابی حاصل کی ہے۔ وہیل کو تمام لوگ مچھلی کہتے ہین لیکن دراصل یہ دودھ پلانیوالا دریائی جانور ہے۔ پروفیسر صاحب موصوف نے چار مچھلیون کو پال رکھا ہے [illegible] کا دودھ [illegible] ایک تھانسر کی ایجاد کی ہے۔ وہیل مچھلی کا [illegible] ایک وہیل مچھلی دن بھر مین تقریباً ساٹھ یا ستر من دودھ [illegible] ہاتھ کی طاقت سے اتنا دودھ دوہ سکے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ دودھ نہایت ہی شیرین و مفرح گاڑھا اور خوش ذائقہ ہوتا ہے یہان تک کہ ان صفات مین یہ دودھ جزیرہ جرزی واقع یورپ کی گائے کے دودھ سے بدرجہا اعلیٰ ہوتا ہے۔ لیکن یہی خوب تیا ہے علم کیمیا کے طریقہ سے یہ معلوم لیا گیا ہے۔ کہ اس دودھ مین دافع امراض کے وہی اجزا زیادہ تر پائے جاتے ہین جن کی باعث لوگ کاڈ لور آئل استعمال کرتے ہین جن لوگون نے اس دودھ کا استعمال کیا ہے وہ بتاتے ہین کہ یہ دودھ تمام دودھون سے زیادہ عمدہ ہے۔ اس مین شک نہین کہ اب نیو فونڈ لینڈ کے باشندے اس دودھ سے ہر ایک قسم کا تجارتی فائدہ اٹھائینگے۔ نقط

اصلاح۔ گذشتہ پرچہ بدر مین صفحہ ۱۰ پر جو ہدایات برائے وصیت کنندگان درج ہین۔ ان کی سطر اول کے چھاپنے مین غلطی ہوئی ہے۔ اصل عبارت یون ہے کہ اگر ضرورت ہو تو وصیت کنندگان وصیت کا مسودہ محمد علی سے طلب کرین اور اس کی نقل سادہ کاغذ پر از سر نو کرین جس کا مطلب یہ ہے کہ سادہ کاغذ پر نقل کرنی ضروری ہے۔ اور چھپی ہوئی فارم کی خانہ پری نہین کیجائیگی پس احباب کے پاس الحکم اور بدر پہنچ چکے ہین۔ ان کو مسودہ طلب کرنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ مسودے اخبارون مین چھپ چکے ہین وہان سے طلب کرین۔ محمد علی۔

اِس سے کسی شخص کو بھی انکار نہیں۔

کہ انسانی زندگی و بقائے صحت کا دار و مدار صرف غذا پر ہے۔ مثل مشہور ہے۔ کہ انسان اناج کا کیڑا ہے جب انسان کی غذا ہی کم ہو گئی۔ تو اس کا نتیجہ سوائے کمزوری۔ لاغری۔ سستی اور زندگی تلخ ہو جانے کے اور کیا ہو سکتا ہے۔ غذا کا کم ہو جانا دو صورتوں سے ممکن ہے۔ ایک تو غذا کا کافی طور سے چبا نہ سکنا۔ اور دوسرے اس کا اچھی طرح سے ہضم نہ ہونا۔ یعنی کمزوری دندان اور ضعف معدہ۔ کہ جن کو اطبائے ام الامراض بعد مرشیہ امراض لکھا ہے۔ اگرچہ آج کل کمزوری دندان اور ضعف معدہ عام مرض ہوتے جاتے ہیں۔ لیکن یہ بات بہت ہی قابل افسوس ہے۔ کہ اس کے علاج کی طرف بہت ہی کم توجہ کی جاتی ہے۔ یہ نہیں جانتے۔ کہ یہی مرض گوناگوں اور سخت امراض کا باعث ہو کر آخر کش لا علاج ہو جاتی ہے۔ ہمارے

"خوشبودار منجن دندان"

سے ہلتے دانت مضبوط۔ مسوڑوں کا گوشت درست۔ خون کا جانا بند۔ بدبو و میلا پن دور۔ دانت موتیوں کی طرح صاف و چمکدار ہو جاتے ہیں۔ دانت گرنے سے محفوظ رہتے ہیں۔ کیڑا لگنے نہیں پاتا اس کا استعمال کرتے رہنا گویا ہر قسم کی امراض دندان سے ہمیشہ کے لئے بچنا ہے۔ ہمارا

چورن عزیزی یعنی نمک سلیمانی

امراض شکم و امعاء و ضعف معدہ۔ بدہضمی۔ قراقر۔ بادگولا۔ درد شکم۔ پیچش۔ سنگرہنی تخمہ۔ قولنج۔ ہیضہ۔ کھال۔ درد سر کھٹے ڈکاروں کا آنا۔ سینہ جلنا۔ منہ سے بدمزہ پانی کا چھوٹنا۔ نفخ کا ہو جانا۔ غذا کا اچھی طرح ہضم نہ ہونا۔ کافی بھوک کا نہ لگنا۔ وغیرہ وغیرہ جملہ امراض معدہ و شکم کے لئے بے مثل ہے۔ ہمارا نمک سلیمانی خوش مزا خوشبودار۔ خوراک کا تھوڑا۔ مولد خون صالح۔ چہرے کے رنگ کو نکھار نیوالا ہے۔ علاوہ ان کے یہ وصف عجیب اس میں پایا گیا ہے۔ کہ اگر قبض ہو۔ تو پیٹ کو نرم کر دیتا ہے۔ اور اگر دست آتے ہوں تو پیٹ کو اصلی حالت پہ لے آتا ہے۔ ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ اس کے ایام کے استعمال سے غذا دگنی ہو جاتی ہے۔ دودھ اور گھی کے ہضم کرنے میں بے مثل ہے۔ قیمت فی بکس جس میں ایک شیشی نمک سلیمانی اور ایک بکس منجن کا ہوتا ہے۔ ایک روپیہ آٹھ آنہ۔ قیمت بکس جس میں تین شیشی نمک سلیمانی اور چار بکس منجن کے ہوتے ہیں۔ چار روپیہ (للعہ)

المشتہر

حکیم منشی محمد عبد العزیز کالک کارخانہ مخزن الصحت کامل الحکمت

لاھور

نہایت ہی مفید اور ضروری کتابیں مؤلفہ ڈاکٹر محمد عبد الحکیم خاں صاحب ایم بی

(۱) **تفسیر القرآن بالقرآن** جسمیں تمام اخلاقی اور روحانی مسایل کی تفسیر قرآن مجید سے قصص کی تشریح احادیث صحیحہ اور تورات و انجیل مروجہ سے پیشگوئیوں کا اثبات واقعات و تواریخ معتبرہ سے۔ علمی نکات کا بیان علوم جدیدہ محققہ سے کیا گیا ہے تمام باطل قصوں کو چھوڑ دیا گیا اور تمام اعتراضوں کا رد محققانہ طور پر کیا گیا ہے حضرت مسیح الزمان علیہ السلام کے الفاظ اس تفسیر کی نسبت یہ ہیں نہایت عمدہ ہے شیرین بیان ہے نکات قرآنی خوب بیان کئے ہیں دل سے نکلی اور دلوں پر اثر کرنیوالی ہے قیمت بلا جلد ے ر مجلد ے۔

(۲) **حمایل التفسیر** یعنی تفسیر القرآن بالقرآن حمایل کیصورت میں تمام ترجمہ اور معانی میں ہی ہیں طبع ثانی کی حصہ میں بہت سے نوٹ اور نکات زیادہ کئے گئے ہیں قیمت بلا جلد ۲ مجلد

(۳) **تفسیر القرآن بالقرآن انگریزی** طبع ثالث کیونکہ ہے اصل تفسیر القرآن کی نسبت بعض نوٹ اور نکات زیادہ ہیں قیمت مجلد ۵

(۴) **تذکرۃ القرآن** بابت ۱۸۹۹ء و ۱۹۰۰ء قرآنی مضامین پر مبسوط بحث قیمت فی سال مجلد ۱۲

(۵) **تفسیر سورہ فاتحہ و پارہ الم** قیمت ۶ ر (۶) **تفسیر پارہ عم** قیمت ۲ ر

(۷) **مفتاح القرآن** صرف و نحو کا عجیب و غریب رسالہ ہے جسکو معمولی اردو خوان ایک مہینہ میں یاد کر کے قرآن مجید بامعنی پڑھ سکتا ہے قیمت ۲ ر (۸) **مفتاح العرب** اسکے ذریعہ سے معمولی اردو خوان عربی صرف و نحو دو مہینہ میں جاری از مشاق ہو سکتا ہے قیمت ۸

(۹) **جامع العلوم** یعنی میڈیکل سائیکلوپیڈیا اردو۔ یہ حقیقت میں علم ڈاکٹری طب کا پورا کتب خانہ ہے جسمیں (۱) علم الادویہ (۲) اقسام الادویہ نظامہائے جسمانی (۳) علم دوا سازی (۴) علم تشریح الامراض (۵) علم طب (۶) علم امراض النسوان (۷) علم امراض الصبیان (۸) جنرل سرجری یعنی جراحی عامہ (۹) آئی سرجری یعنی جراحی چشم (۱۰) ائیر سرجری یعنی جراحی حقیقہ (۱۱) علم قابلہ (۱۲) علم اسرار الاعضا (۱۳) علم تشریح (۱۴) علم حفظ صحت (۱۵) پریکٹیکل کیمسٹری (۱۶) طب متعلقہ عدالت (۱۷) علم سمیات پر کامل بحث ہے۔ کل قیمت ۲۰ مجلد ۲۵ علاوہ محصولڈاک

(۱۰) **میڈیکل سائیکلوپیڈیا انگریزی**۔ زیر طبع ہے قیمت ۱۲ مجلد ۱۵

(۱۱) **مفید عام**۔ علم طب اور ڈاکٹری کی کامل لغت ہے طبع ثانی میں مرض کو ساتھ اسکی علامات تشخیص اسباب تشریح اور ہدایت کامل طور پر درج کر دی گئی ہے پہلی کی نسبت مضمون قریباً دو چند ہو گیا ہے۔ قیمت ۸ (۱۲) **تشخیص الامراض** اسمیں تمام امراض طبی و جراحی کی تشخیص و تشریح بترتیب لغت درج ہے قیمت ۶

(۱۳) **رسالہ اعضائے مخصوصہ**۔ اس میں اعضائے مخصوصہ کے متعلق تمام بیماریوں اور کمزوریوں کا علاج اور تمام امور کا ذکر کامل طور پر درج ہے۔ قیمت ۸ ر (۱۴) **مفید النساء والصبیان**۔ اس میں ان تمام دکھوں کا علاج ہے جو زچہ اور بچہ کو پیش آجاتے ہیں۔ یا ناواقف دائیوں کے ہاتھ سے اٹھانے پڑتے ہیں قیمت ۲ ر

(۱۵) **الذکر الحکیم نمبر ۱**۔ اس میں خوابوں کی سچی فلاسفی اور امام الوقت کا ذکر ہے قیمت ۲ ر (۱۶) **الذکر الحکیم نمبر ۲**۔ یہ سورۃ فاتحہ کی مبسوط تفسیر ہے۔

یہ کتب پتہ ذیل پر مل سکتی ہیں

فتح محمد خان مینیجر مطبع عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال

صداقت کا جھنڈا

اس کارخانے نے تمام ہی تمام ہندوستان میں اپنے شائقین کے اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈھنگ نکالا ہوا ہے کہ ہر ایک دوا کا نمونہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے۔ بعد پسند جسکا مل چاہے قیمتاً طلب کرے

سرمہ سلیمانی۔ یہ وہ سرمہ ہے جو استعمال کے اوّل ہی دفعہ اپنا جادو نما اثر دکھلانا شروع کر دیتا ہے اور جملہ امراض چشم مثل آنکھوں سے پانی بہنا۔ کمزوری بصارت۔ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ شب کوری وغیرہ وغیرہ کو اس طرح دفع کرتا ہے جیسے آفتاب تاریکی کو۔ اور قیمت صرف ۸ ہے۔

منجن دندان۔ لو اب کسی کو امراض و درد دانت تکلیف نہیں دے سکتے کیونکہ اس منجن کے استعمال سے خواہ ڈاڑھ پھولی ہو یا مسوڑھے میں درد ہو یا خون آتا ہو۔ دانت چھپتے ہوں۔ منہ سے بدبو آوے دانت میں پس ایک دفعہ لگائیے۔ پھر مریض بھلا چنگا ہو جاتا ہے۔ چند یوم کے استعمال سے پھر مرض نہیں ہوتا۔ دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہیں قیمت فی بکس جو عرصہ تک کو کافی ہے صرف ۴

سونے چاندی کی گولیاں۔ یہ دوا اسم بامسمیٰ ہے۔ جو صاحبان اپنی قوت کو ناحق پیچھے ہیں یا عمر کی ضعیفی نے قویٰ کو کمزور کر دیا ہے۔ یا کثرت نے اعضاء کو ڈھیلا بنا دیا ہے۔ یا بچپن کی بے اعتدالیوں نے بیکار بنا دیا ہے وہ ہمارے ان حبوب کا استعمال کریں۔ پھر دیکھئے۔ کہ آپ کیونکر اپنی کمزوری کے شاکی ہو سکتے ہیں۔ یہ حبوب حلق سے اترتے ہی اپنا اثر تمام پٹھوں پر کر دیتی ہیں پس کمزور کو آب حیات ہیں۔ قیمت ساٹھ عدد حبوب ۶

المشتہر حکیم سرفراز حسین و محمد حسین مالکان کارخانہ الحمدیہ مقام بلب گڑھ ضلع دہلی

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے۔ ہر روز باتصویر چھپتا ہے ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبریں اور تاریں ہر روز چھپ جاتی ہیں اس کا ایڈیٹوریل اسٹاف اعلیٰ درجہ کا ہے رائیں اور واقعات نہایت مدلل اور معقول دیجاتی ہیں۔ اسی لئے تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے۔ کیونکہ رئیس اور رعیت دونوں کا دل سوست اور خیرخواہ ہے اگر آج تک آپنے دیکھا نہ ہو۔ تو ایک بار ضرور ملاحظہ فرمائیے نمونہ مفت ملتا ہے۔ قیمت سالانہ صرف ہے (پونے چار روپیہ) پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے۔ درخواستوں کا پتہ۔ مینیجر پیسہ اخبار لاہور

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں معہ چیدہ ایڈیٹوریل۔ ہر روز لاہور سے نکلتا ہے۔ پنجاب کا سب سے پہلا۔ اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے۔ دلچسپ اور مقبول خلائق۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں

مینیجر روزانہ اخبار عام

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا۔